اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۷) مطبوعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ - اہل شہر سے	عـہ ۱۱ر
ایضاً بیرونجات سے مع محصول ڈاک	سے ۸ر
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی	عـہ ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے لئے اور وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ◆

ایڈیٹوریل

تمہارا دل نہ گھبرائے - تم خدا پر ایمان لاتے ہو - مجھ پر بھی ایمان لاؤ ۔ یوحنا ۱۴: ۱ +

خداوند مسیح نے یہہ تسلی بخش باتیں عید فسح کے موقع پر شام کا کھانا کھانے کے بعد اپنے شاگردوں سے کہیں کیونکہ وہ اس پیشین خبری کو سنکر کہ "ایک تم میں سے مجھے پکڑوائیگا" اور یہہ کہ "میں تھوڑی دیر تک تمہارے ساتھ ہوں - تم مجھے ڈھونڈھو گے - اور جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے" نہایت مضطرب و حیران تھے - اس لئے خداوند نے انہیں تسلی دیکر فرمایا - "تم خدا پر ایمان لاتے ہو - مجھ پر بھی ایمان لاؤ" خدا پر اور اس کے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا بیشک موجب تسلی و اطمینان کامل ہے - اور دلی اضطراب اور گھبراہٹ کے دفعیہ کا یہی ایک مجرب علاج ہے نہ صرف خدا پر ایمان لانا - اور اس کے بیٹے خداوند یسوع مسیح کا انکار کرنا - ہرگز کامل اور نجات بخش ایمان نہیں ہو سکتا - خداوند مسیح کے شاگرد جو یہودیوں میں سے تھے کتب عہد عتیق کے مطابق خدا پر ایمان رکھتے تھے - وہ اس سے ناواقف نہ تھے - اور غیر اقوام کے لوگوں کی مانند انہیں قائل خدا کرنے کی ضرورت نہ تھی - بلکہ صرف یہی ضرورت تھی - کہ وہ جیسا خدا پر ایمان رکھتے ہیں ویسا ہی خداوند مسیح پر بھی ایمان رکھیں - یہہ باتیں نہایت غور طلب ہیں - اگر مسیح خدا نہ ہوتا - اور محض انسان ہی ہوتا - تو ہمارا کہنا ہرگز جائز نہ ہوتا - کیونکہ کسی محض انسان کا لوگوں سے اپنے اوپر ویسا ایمان لانا طلب کرنا جیسا وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں - داخل کفر ہے - یوحنا رسول نے اسی بارہ میں یوں لکھا ہے - "کون جھوٹھا ہے؟ مگر وہ جو انکار کرتا ہے کہ یسوع وہ مسیح نہیں - جو باپ بیٹے کا انکار کرتا ہے وہی مخالف مسیح ہے - جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے سو باپ سے بھی اسکو واسطہ نہیں ہے - پر وہ جو بیٹے کا اقرار کرتا ہے وہ باپ سے بھی واسطہ رکھتا ہے" ۱ - یوحنا ۲: ۲۲ و ۲۳ ◆

بعض آدمی جو انجیلی بشارت بخوبی سن چکے ہیں - اور اپنی گناہ آلودہ حالت - اور نجات حاصل کرنے کی ضرورت سے بھی کسی قدر واقف ہو گئے ہیں - مگر کھلا کھلی مسیحی مذہب قبول کر کے بپتسما لینے - اور مسیح کے مبارک نام کا علانیہ اقرار کرنے کی ہمت و جرأت نہیں رکھتے کیونکہ ایسا کرنے کے لئے انہیں ذات برادری - اور خانگی تعلقات وغیرہ کے خیالات روکتے ہیں - اپنے دلوں کو یوں تسلی دیتے ہوئے ہیں کہ اگر ہم خدا پر علانیہ ایمان رکھیں - اور مسیح کو اگرچہ وہ بھی خدا ہے - اپنے دل میں نجات دہندہ جانکر محض ایمان رکھیں تو یہی بس ہے - ہم ضرور نجات پائینگے - چنانچہ راہون کے ایک معلم مشن سکول نے جو محمدی فرقہ غیر مقلد سے تھا اور بائبل سے بھی واقف تھا - ایک روز ہمارے گفتگو میں بیان

کہ میں مسیح کو کل انبیا سے اعلیٰ تر اور افضل سمجھتا ہوں - مگر اُس کی الوہیت میں کچھ شک ہے - اور اگر وہ فی الحقیقت خدا بھی ہے - تو خیر میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں - اور یہہ کافی ہے ؛ مسیح کے شاگرد بھی ایسا کہہ سکتے تھے - لیکن اُنہوں نے مسیح کے جواب میں ایسا کہنے کا خیال نہ کیا - اور جیسا وہ خدا پر ایمان لائے - ویسا ہی خدا کے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لائے - اور حقیقی تسلی و اطمینان اُس کامل ایمان کے ذریعہ اُنہیں حاصل ہُوا ◆

لودیانہ مشن

کی اُنسٹھویں سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۸۹۲ء چھپکر مشتہر ہوگئی ہے ؛ اُس سے معلوم ہوا کہ مشن مذکور کا کام بفضل خداوند پنجاب میں روبترقی اور اطمینان و اُمید بخش ہے ؛ مشن کے متعلق سولہہ ولایتی مشنری آرڈینڈ اور پندرہ میم صاحبات ہیں ؛ ان میں تین میڈیکل مشنری ہیں - اور ان کے علاوہ تین میڈیکل مشنری ان آرڈینڈ ہیں ؛ بیس دیگر فارن مشنری ہیں - جن میں ۱۴ عورتیں ہیں - پانچ اُن کی مددگار - اور ایک مرد ہے ؛ ۱۸ آرڈینڈ نیٹو ایجنٹ - ۴ لائسنشئیٹ - ۱۲ بیبل وومن - ۸۵ معلم اور ۱۲ دیگر مددگار - کل سٹاف ۱۷۰ ممبر ؛ مشن کے متعلق ۱۲ کلیسیا ہیں جن میں شرکاء عشائے ربانی کا شمار ۱۱۰۰ ہے ؛ سال زیر رپورٹ میں ۲۲۰ شریک ہوئے ؛ کلیسیاؤں کا چندہ ۹۱۰۰۴ روپیہ ہوا ؛ دینی خدمت کے لئے ۲۵ طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں ؛ دو بورڈنگ سکول لڑکوں کے اور تین لڑکیوں کے ہیں جن میں ۱۲۴ لڑکے اور ۲۱۶ لڑکیاں ہیں ؛ لڑکوں کے ۴۰ سکول - اور لڑکیوں کے ۱۵ ہیں جن میں ۳۶۵۴ لڑکے - اور ۱۴۲۲ لڑکیاں ہیں ؛ اِن میں ۲۶۳ مسیحی ہیں ؛ مشن کے متعلق ۹ ہسپتال و ڈسپنسری ہیں جن میں ۱۹۰۴۶ مریضوں کا علاج ہوا ؛ سنڈے سکولوں میں ۲۰۵۵ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں ؛

◆

مراسلات

بقیہ تنقیح مباحثہ

بقیہ نمبر ۲ فضیلت انجیل یا قرآن

قرآن کی آمد

اگر انہی اصولوں کی رُو سے پرکھی جاوے - تو ہر ایک صاحب تمیز معلوم کر سکیگا - کہ اُسکی آمد کی دُنیا میں بالکل کچھ ضرورت نہ تھی ؛ دُنیا داروں نے جہانتک اُسکو پھیلایا - وہ پھیلا - مگر پھر اپنے مرکز کیطرف سُکڑنے لگا ؛ قرآن کی بابت اب کچھ زیادہ لکھنا فضول معلوم ہوتا ہے - کیونکہ مسیحی علما نے اُسکا ناقص ہونا ہر طرح سے بخوبی ثابت کر دیا ہے - اور بندہ نے بھی اُس کی عدم ضرورت کو کسی ایک کتابی دلیل سے واضح کیا ہے - پس اس سلسلہ میں چند باتیں یاد دلانے کی غرض سے پھر پیش کرتا ہوں ◆

قرآن جو زید بن حارث کی تحریر کے مطابق شایع ہوا تھا اور جو اب مروج ہے - اُن بیانات کی رُو سے جو اس میں مندرج ہیں ایسی کتاب ظاہر ہوتا ہے - کہ اس میں یہودیوں کی توریت کے کچھ رسمی اور ملکی قوانین - اور کچھ یہودیوں کی حدیثوں کے قصے - اور کچھ عیسائیوں کی روایتیں - جو اُن کے بعض بدعتیوں نے بنائی ہوئی تھیں جمع کر گئے ہیں ؛ اور اُن بیانات سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مولف نے اصلی توریت اور انجیل کا خود مطالعہ نہیں کیا تھا لیکن شنیدہ باتیں لکھی ہیں - البتہ اُن کا بیان اپنی طرز پر کیا ہے ؛ علاوہ اس کے اس قرآن میں ایک حصہ قوم عرب کے چند خیالوں - اور دستوروں کا بھی نظر آتا ہے ؛ میں نے ان سب باتوں کو رسالہ عدم ضرورت قرآن طبع دوم میں واضح کیا ہے ؛ اس قرآن کو مرزا صاحب سب اگلی الہامی کتابوں سے افضل کہتے ہیں - مگر مرزا صاحب کا کہنا بجائے خود ہے - اور قرآن کا افضل ہونا - یا نہونا بجائے خود ہے ؛ واجبی امر یہہ ہے - کہ فی الواقع کیا کیفیت ہے ؟ ◆

پہلا اصول - یہہ تھا - کہ جب الہامی کتاب اپنی کمی اور کمزوری کا - اور جدید شرع کا خود ہی اظہار کرتی ہو - اور اپنے سے بہتر شرع کی ضرورت بتاتی ہو ؛ اس کے مطابق ہم انجیل سے انجیل کی بابت معلوم کرتے ہیں - کہ اُس نے تو اپنی کمی کا اظہار کیا ہے - اور نہ کوئی جدید و لاجواب بتلائی ہے جو آخری دین سے بڑھ کر ہو - اور نہ کسی اور شرع - اور بہتر شرع کی آمد کی خبر دی گئی ہے - جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے ؛ اور ہر ایک عقل سلیم دریافت کر سکتی ہے - کہ اگر انجیل سے کوئی بہتر کتاب ممکن بھی ہو - تو بھی قرآن وہ کتاب نہیں ؛ پس اگر خدا تعالیٰ نے اپنے کلام انجیل میں [illegible] اختتام کی کوئی گنجایش نہیں رکھی - اور نہ کوئی [illegible] بیان کی ہے - تو ایک نہیں بیسیوں قرآن آیا کریں - کچھ مضائقہ نہیں ؛ وہ اس اصول کی رُو سے قرآن ایک فضول کتاب ہے ◆

دُوسرا اصول یہہ تھا - کہ جب ایک الہامی شرع موجود ہے - اور کوئی دُوسری - اور جدید تیسری بھی آوے - اور اپنے سے اگلی شرع کے الہامی ہونے کی تصدیق کرے - مگر ویسے ہی بیان - یا شرع آپ بھی فرما دے - تو ان میں سے کوئی پہلی شرع پر افضل نہیں ٹھہر سکتی -

پہلی ہی برقرار رہیگی ؛ لیکن اگر اپنی ضرورت اور فضیلت کے لئے خاص افضل باتیں پیش کرے - جو اُس سے پہلی میں نہ ہوں - اور جن کا جاننا اور ماننا کل بنی آدم کے لئے ضروری ہو - تب تو اُس کی سُننا فرض ہوگا ✦

اب معلوم کرو - کہ کیا قرآن ایسی کتاب ہے؟ اِس اصل کی ایک بات کو تو وہ البتہ پورا کرتا ہے یعنے اگلی الہامی کتب کی تصدیق کرتا ہے ؛ یہہ بات تو قرآن کے ہر ایک پڑھنے والے پر روشن ہے - اور جنکو خبر نہ ہو وہ میور صاحب کی کتاب "شہادت قرآنی بر کتب ربانی" پڑھیں - اور قرآن کھولکر سامنے رکھیں جس میں ڈیڑھ سو مواضع پیش کئے گئے ہیں جن میں قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے ؛ نمونہ کے طور پر ایک دو حوالہ اِس موقع پر پیش کرتا ہوں ؛ - سورہ مائدہ آیت ۴۷ - رکوع وَاَنزَلنَا اِلَیکَ الکِتٰبَ بِالحَقِّ مُصَدِّقاً لِمَا بَینَ یَدَیہِ مِنَ الکِتٰبِ وَمُہَیمِناً عَلَیہِ - یعنے اور اُتاری ہم نے تیری طرف کتاب ساتھ حق کے سچا کرتی ہوئی کتاب کو جو اُس کے پہلے ہے اور اُسکی محافظہ ؛ پھر سورہ احقاف آیت ۱۲ - اور اِس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے راہ بتانے والی اور مہر - یہہ کتاب ہے اُسکو سچا کرتی عربی زبان میں ؛ یاد رہے کہ اِس محض تصدیق سے تو قرآن کو کچھ فائدہ نہیں ہے ✦

پھر دُوسرا جزُ اِس اصول کا - کہ ویسے ہی بیان یا شرع آپ بھی فرمادے ؛ اگرچہ قرآن کی بابت محمد صاحب کہتے ہیں - کہ "کچھ بات بنائی ہوئی نہیں - لیکن موافق اُس کلام کے جو اُس سے پہلے ہے" سورہ یوسف آخری آیت - اور پھر یہہ - کہ "راہ ڈالدی تمکو دین میں وہی جو کہہ دی تھی نوح کو - اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف - اور جو کہدیا ہم نے ابراہیم کو - اور موسیٰ کو - اور عیسیٰ کو - یہہ کہ قایم رکھو دین - اور پھوٹ نہ ڈالو اُس میں" ؛ سورہ شوریٰ آیت ۱۱ - اور پھر یہہ کہ پوچھہ دیکھہ جو رسول بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے کدی ہم نے رکھے ہیں رحمان کے سوائے اور حاکم کہ پوجے جاویں ؟ سورہ زخرف رکوع ۴ - آیت ۴۴ ؛ تسپر بھی کئی تعلیمات اور کئی بیانات میں اگلی کتابوں کے برخلاف کہا ہے - اور یوں اُس موافقت کے دعویٰ کو خود ہی ضایع کیا ہے ؛ پر اگر مخالف بیانات سے طرح دیکے تصدیق اور موافقت ہی مانی جاوے - تو بھی اِس اصول کی رُو سے قرآن کو کچھ فائدہ نہیں ہے - وہ پہلی شرع پر افضل نہیں ٹھہرتا - بلکہ خود زائل ٹھہرتا ہے ؛ یاد رہے کہ محمد صاحب نے اِن باتوں کو - یعنے تصدیق اور موافقت کو قرآن کے لئے دلیل پیش کیا تھا - مگر اِس دلیل کا کسی زمانہ میں کچھ اثر نہیں ہوا - نہ محمد صاحب کے زمانہ میں اور نہ اِس زمانہ میں ؛ البتہ بعض اہل کتاب نے اُن باتوں کو سچ مانا تھا - جو توریت - یا انجیل کے موافق تھیں - مگر یہہ کوئی دلیل اِس بات کے لئے کافی نہ سمجھی گئی تھی - کہ محمد صاحب الہام سے کہتے تھے ؛ ایسا ہی اِس زمانہ میں ہم مان لیتے ہیں - کہ وہ بیان جو اگلی کتابوں کے مطابق ہیں - وہ سچے ہیں - مگر یہہ کوئی دلیل نہیں ہے - کہ ہم سارے قرآن کو الہامی کلام مانیں ؛

پھر تیسرا جزو اِس اصول کا کہ اپنی ضرورت اور فضیلت کے لئے خاص افضل باتیں بتلادے - جو اُس سے پہلی میں نہوں اور جنکا جاننا - اور ماننا کل بنی آدم کے لئے ضروری ہو ؛ سو اِس اصول کے دوسرے جُزو کی تشریح کی رُو سے تو قرآن کی ضرورت ہی نہ رہی - کہ اپنی ضرورت اور فضیلت کو پیش کرے - پھر بھی بعض باتیں قرآن میں ہیں جو خاص اور افضل کہی جاویں - اور جو اگلی کتابوں میں نہیں ہیں ؛ وہ کونسی باتیں ہیں ؟ وہ قوم عرب کے دستور - اور یہودیوں اور عیسائیوں کی حدیثوں کے قصے - اور محمد صاحب کی اپنی زندگی کے متعلق خاص باتیں ہیں جنکی پیروی کی دُنیا کو بالکل حاجت نہیں - اور نہ جاننے سے فائدہ ہے کیونکہ اُن قصوں میں سے بہتیرے غلط ہیں - یا ثابت نہیں ؛ اور سنگ اسود کی تعظیم کی کل دُنیا کو کیا ضرورت ہے؟ اُس میں تو کوئی ذاتی فضیلت مثل گنگا جل کے بھی نہیں ہے ؛ (محمدی ناظرین مجھے یہہ یاد نہ دلادیں کہ قرآن کی خاص افضل بات تعلیم توحید ہے - کیونکہ یہہ اُن باتوں میں سے ایک بات تھی جن میں قرآن اپنے تئیں اگلی کتابوں کے موافق تعلیم دینے والا کہتا ہے - اور اُن کے مقابل میں اِس کو اپنی کوئی خاص افضل بات نہیں کہتا ؛ مسیح کی بابت جو کچھہ قرآن میں لکھا گیا ہے - وہ شنیدہ باتیں ہیں - جو عیسائیوں کی جعلی کتابوں کی بنا پر رائج تھیں ؛ اُن باتوں کا ذکر بعض فرقوں میں تھا - جو عرب میں تھے - خاصکر یہہ بات کہ مریم - اور اُس کے بیٹے عیسیٰ کو اور خدا کو تین خدا ماننا - اور مسیح کے لڑکپن کے معجزے ؛ محمد صاحب نے اِن باتوں کی بابت اصلی انجیل سے تحقیق نہ کیا - اور اسلئے برخلاف بیان کئے ہیں ؛ لیکن انجیل میں کہیں مریم کو خدا نہیں کہا گیا ہے - زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو عدم ضرورت قرآن اور ریویو براہین احمدیہ ؛ جائے غور ہے کہ جس حال میں قرآن اپنے تئیں کسی دینی امر میں اگلی کتابوں سے افضل نہیں کہتا - لیکن صرف موافق کہتا ہے - تو کسی شاعر - یا صوفی کی کیا مجال ہے - کہ قرآن کو اُسکے مرتبہ سے بڑھکر بیان کرے ؛ ایسا کرنا اگلی کتابوں کی دیدہ دانستہ توہین کرنا - اور خدا تعالیٰ کی دایم و قایم شریعت کے برخلاف زبان درازی کرنا ہے ؛ قرآن نہ تو اپنی نسبتی فضیلت ظاہر کرتا ہے - اور نہ ذاتی فضیلت کا اظہار کرتا ہے - جیسا ہم نے معلوم کیا - کہ انجیل توریت کے مقابل میں کرتی ہے ✦

باقی آئندہ

قدیم اور جدید ہندوستان

اظہر من الشمس ہے کہ یہہ دُنیا جس پر کہ ہم آباد ہیں اپنی تمام رونق سمیت ہمیشہ ایک طور پر نہیں رہتی۔ بلکہ انقلاب پذیر ہے۔ وقت کے گذرنے کے ساتھہ ہر ایک شے کی حالت بدلتی ہے۔ اور اپنی صورت کو پلٹ کر ایک زمانہ میں کئی صورتیں دکھلاتی ہے۔ یہانتک کہ وہ بالکل پہچانی نہیں جاتی ہے۔ یہہ تبدیلی نظام موجودات کے تینوں بڑے حصوں کی قریبًا تمام اشیا پر واقع ہوئی ہے۔ حیوانات۔ نباتات۔ اور جمادات سب میں تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ وجود انسانی کو دیکھہ لو۔ اس پر کتنی حالتیں وارد ہوتیں واقع ہوتی ہیں۔ وہ بچپن میں کیسا ہوتا ہے جوانی میں کیسا۔ اور آخر کار بڑھاپے میں کیسا ہو جاتا ہے؟ جس کو بچپن میں دیکھا ہو اُس کو جوانی میں بمشکل سے پہچانوگے۔ اور بڑھاپے میں اور بھی مشکل سے۔ ایسا ہی حیوانوں میں۔ اور ایسا ہی نباتات میں بھی نظر آتا ہے۔ حتیٰ کہ پتھر وغیرہ دھاتیں بھی صورت بدلتی رہتی ہیں۔ اسی طرح ہر زمانہ۔ حکومتیں۔ ملک۔ شہر۔ قصبات اور گانوں اور گھر سب صورتیں بدلتے بدلتے کچھہ کے کچھہ بن جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے ملک ہندوستان اور پنجاب کی صورت اور حالت کو دیکھیں۔ اور قدیم اور حال سے مقابلہ کریں۔ تو آسمان اور زمین کا فرق۔ اور بیشمار تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ خاص خاص باتوں کی بڑی بڑی تبدیلیاں جو اس ملک میں ہوئی ہیں قابل غور ہیں +

اولاً۔ حکومت کی تبدیلی۔ تواریخ سے ہندوستان کے پُرانے حالات نکالکر پڑھو۔ اور اُن کا مقابلہ اب کی حکومت کے ساتھہ کرو۔ تو دیکھوگے کہ کیا کچھہ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ پہلے حکومت اس ملک کے باشندوں کی تھی۔ لیکن اب دُور دراز ملکوں سے سمندروں کو عبور کر کے ایک چھوٹے سے ملک کے بہادر اور دانا لوگ۔ جن کی حکومت چھوٹی سی تھی۔ اپنی عقلمندی سے اس ملک کے مالک ہو گئے ہیں۔ قوانین مالی و ملکی۔ اور انتظام حکومت۔ اور عدل و انصاف جو قدیم وقتوں میں اہل ہنود کی حکومت اور اہل اسلام کی سلطنت کے زمانوں میں اس ملک میں مروج تھے۔ اُن کا مقابلہ آجکل کے قانون اور انتظام سے کرو۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت کچھہ فرق ان باتوں میں ہوا ہے۔ اہل ہنود کی حکومت میں یہہ حال تھا۔ کہ آریوں نے اصلی باشندگان ملک کو **داسیس۔ راکشاش۔ یا پشاچس** (جن کے معنے بُرے لوگوں کے ہیں) ناموں سے پکارا۔ اور ظلم سے اُن کو مارا۔ اور نیست و نابود کر ڈالا۔ اور بہت قسم کے ظلم اور جبر روا رکھے۔ اگر ہو سکے کہ اُس وقت کا ایک باشندہ زندہ ہو کر آج اگر اس موجودہ حکومت کو دیکھے۔ تو کیا وہ اس ملک کو حکومت کے لحاظ سے کوئی نیا ملک نہ سمجھیگا؟ کیونکہ اب وہ دیکھیگا۔ کہ اب مختلف اقوام مل جلکر اس ملک میں با امن بود و باش کرتی ہیں۔ اہل اسلام کی سلطنت میں ہنود کو بُرے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ اور جبر سے کلمہ پڑھایا جاتا تھا۔ جس نے محمود غزنوی کے عہد کے کشت و خون کی خوفناک حالت کو دیکھا ہے۔ آج اُس کو یہہ ملک دکھلاؤ۔ تو کیا وہ ایسے امن اور قوموں کے میل جول کو۔ اور لوگوں کو اپنے مختلف عقاید کے مطابق آزادگی کے ساتھہ عبادت اور پرستش کرتے دیکھکے نہ کہیگا۔ کہ واہ کیا تبدیلی ہوئی ہے!۔ اور وہ یہہ دیکھکر حیران ہوگا۔ کہ ہندو خوشی سے سنکھ بجاتے۔ اور پوجا کرتے۔ اور مسلمان خوشی سے اذان دیتے۔ اور عیسائی گرجے کا گھنٹا بجاتے۔ اور بلا روک ٹوک عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور کسی قسم کی لڑائی جھگڑا یا فساد نظر نہیں آتے۔ تو کیا وہ حیران نہ ہوگا؟ اور دیسیوں کے بجائے وہ انگریزوں کو حکومت کرتے ہوئے دیکھکر اُن کی شکل سے نہ ڈریگا۔ اور اُن کا طرز حکومت اُسکو ہر صورت سے حیرانی میں نہ ڈالیگا؟ ضرور وہ حیران ہوگا اور اس ملک کو کوئی دُوسرا ملک سمجھیگا +

ثانیًا مذہبی تبدیلی۔ ہندوستان کا قدیم مذہب آریا۔ یا ہندو تھا۔ بعد اس کے بدھ مت نے یہاں دخل پایا۔ پھر مسلمان مذہب نے اور پھر دین عیسوی یہاں پھیلا۔ اور اب تو مذہبی فرقوں کا شمار دُور تک پہنچا ہے۔ نیچری۔ برہمو۔ دیو دھرمی وغیرہ وغیرہ نئے نئے مذاہب روز بروز نکلتے آتے ہیں۔ اگر قدیم زمانہ کا آریا آجکل اس ملک کو مذہبی لحاظ سے دیکھے۔ اور ہندوؤں کو مسلمان اور عیسائی ہوتے اور برہمو اور دیو دھرمی [illegible] دیکھے۔ تو کیا وہ اُسکو بڑی تبدیلی نہ کہیگا؟ اور قدیم مذہب کا ہندو آج کل کے ہندوؤں کی حالت دیکھے۔ چھوت وغیرہ کے معاملہ میں بالکل بدلی ہوئی ہے۔ تو کیا وہ آج کل کے ہندوؤں کے ساتھہ برتاو کھانے پینے کا کریگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ آجکل کے ہندوؤں کو ہندو نہ کہیگا۔ شاید اُن کا کوئی دُوسرا نام رکھیگا۔ کیا یہہ بڑی بھاری تبدیلی نہیں؟ +

ثالثًا۔ پوشش کی تبدیلی۔ [illegible] وپنجاب کے باشندوں کی پوشاک بہت سادہ [illegible] تھی یعنے کرتا۔ پاجامہ۔ انگرکھا۔ اور چوغہ اور پگڑی [illegible] گول ٹوپی۔ لیکن اب حال میں دیکھو کہ پوشش کا کیا حال ہے۔ نئے نئے قسم کے کوٹ۔ ڈبل بریس۔ اور کوٹ وغیرہ وغیرہ اس ملک کے لوگوں کی عام پوشاک ہوتی جاتی ہے۔ اور پُرانے لباس کو ترک کرتے اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی اس فیشن کے کپڑے پہنے تو اُسکو گنوار نام سے پکارتے ہیں +

سوا موٹے کپڑوں کے جو سیدھے سادے تھے

اور کسی قسم کا کپڑا عوام الناس کو پہلے اس ملک میں میسر نہ آتا تھا۔ لیکن اب تو غیر ملکوں کا کپڑا اس ملک میں آتا اور بکثرت خرچ ہوتا ہے۔ دیکھو کہ بزازوں کی دکانوں میں صدہا قسم کے کپڑے اور گوناگوں قسم کی چھینٹیں اور گرم اور سرد ہزارہا قسم کے خوبصورت اور مضبوط کپڑے دیکھنے میں آتے ہیں ۔ پشمینے اور ریشم کے کپڑے جو بادشاہوں کو مشکل ملتے تھے اب عام زمیندار لوگ پہنتے ہیں ۔ شام کے وقت ہر ایک بڑے شہر میں آجکل پوشش کا حال دیکھو تو کیسا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ قسم قسم کے لباس پہنے ہوئے لوگ خوشی کے ساتھ سیر کرتے۔ اور خوش نما معلوم ہوتے ہیں ۔ پوشاک کی یہہ خوبصورتی اور رونق شاید کسی زمانہ میں اس ملک کو نصیب نہ ہوئی ہوگی ۔ جو کپڑے پہلے خواب میں بھی نہ دیکھے تھے آج لوگوں کو قلیل قیمت پر بآسانی مل سکتے ہیں۔ اور بعض لوگ خوبصورت پوشاکیں پہنکر جامہ میں پھولے نہیں سماتے ۔ لباس و پوشاک کی حقیقت میں آجکل ایک عجیب کیفیت نظر آتی ہے۔ پچھلے وقتوں کے لباس کا اب کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت بے حد تبدیلی نظر آتی ہے۔ کہاں وہ سادے ڈھیلے اور بدصورت کپڑے اور کہاں تنگ چست اور خوبصورت کوٹ پتلون ؟ +

رابعاً - عمارات کی تبدیلی - اس لحاظ سے اس ملک میں عجیب تبدیلی ہوئی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے ۔ قسم قسم کی خوبصورت اور عالیشان عمارتیں جو اب جابجا نظر آتی ہیں اس ملک میں نام کو نہ تھیں ۔ روز بروز نہایت خوبصورت نمونے اور نقشے کے مکانات بنتے چلے جاتے ہیں ۔ گورنمنٹ کیطرف سے بھی عالیشان عمارتیں بنائی گئی ہیں مثلاً بڑے بڑے شفاخانے مدرسے۔ اور کالج۔ اور کچہریوں کے مکانات۔ اور بڑے امیر ساہوکاروں۔ اور دکانداروں اور نیز ملازموں نے بھی اکثر بڑے عمدہ مکانات بنوا لئے ہوئے ہیں۔ جن سے شہروں کی خوبصورتی بڑھ گئی ہے ۔ پرانی طرز کے مکانات کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ حویلیوں وغیرہ کا نمونہ تو اُٹھتا جاتا۔ اور اُنکے بجائے کوٹھیوں کا نقشہ جابجا نظر آتا ہے۔ قرینے کے بازار۔ چوک اور سڑکیں۔ بازاروں میں دو منزلے سہ منزلے اور چہار منزلے مکانات۔ شہروں میں عالیشان۔ خوبصورت اور نفیس کوٹھیاں دیکھو تو طبیعت کو خوش نما معلوم ہوتی ہیں ۔ بھلا پہلے ایسے مکانات کون بناتا تھا ؟ اب تو معمولی امیر لوگ ایسی عمدہ اور خوبصورت عمارتیں بنواتے ہیں جو شاید اگلے بادشاہوں کے محلوں سے کہیں بڑھکر ہیں ۔ یہہ بھی بڑی بھاری تبدیلی واقع ہوئی ہے +

خامساً - سامان سفر اور باربرداری کی تبدیلی ۔ قدیم وقتوں میں مسافرت کیلئے گھر سے نکلنا گویا خاندان سے ہمیشہ کے لئے الوداع کہکر جانا ہوتا تھا۔ کیونکہ خطرات اور تکلیفات سفر کے باعث مسافر مشکل سے بخیریت گھر میں واپس آتے تھے۔ ورنہ اکثر تو راہ ہی میں موت کا لقمہ بن جاتے تھے ۔ مال اسباب کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا نہایت ہی مشکل تھا۔ اس لئے ایک ملک کی چیزیں دوسرے ملک میں نہیں جا سکتی تھیں۔ سواری نہایت کم۔ اور تکلیف دہ۔ اور زیادہ خرچ والی تھیں۔ کہ سو دو سو کوس کا سفر کرنا ایک مہم عظیم تھی۔ جس کے لئے ایک عرصہ درکار تھا۔ اور ساتھ ہی رستے اور سڑکیں خراب۔ اور پُرخطر تھیں ۔ سواری رتھ۔ بہلی۔ یکہ ۔ گڈہ وغیرہ تھے۔ اور راستے خام ہونے کے سبب بہت تھوڑی مسافت طے ہوتی تھی ۔ چوروں اور لٹیروں کا بڑا خوف و خطرہ تھا ۔ لیکن اب دیکھو۔ کہ کیسی عمدہ سواری ریل کی موجود ہے۔ جس کی مثل کوئی دوسری آرام و آسائش کی سواری دُنیا میں نہیں ۔ تھوڑا سا خرچ۔ اور آرام زیادہ اور قلیل وقت میں کہیں سے کہیں پہنچ جاؤ ۔ بھلا ایسی نادر اور آرام کی سواری پچھلے لوگوں نے کہاں دیکھی تھی اُن کے تو خیال و خواب میں بھی یہہ نہ تھی ۔ اگر اُن وقتوں کا کوئی باشندہ اب ریل کی سواری کو آکر دیکھے۔ تو کیا وہ بالکل حیران اور متحیر نہ رہ جائیگا۔ اور انجن کو فوراً دیوتا سمجھکر سجدہ کرنے اور پوجنے نہ لگ جائیگا۔ اور اُس کے تمام کارخانے کو ایک طلسمات کا کارخانہ نہ سمجھیگا ؟ اور ریل گاڑی کو بغیر گھوڑے بیل وغیرہ کے ہزارہا آدمیوں اور مال و اسباب کثیر کو ایک دم لے جاتے ہوئے دیکھکر حیرت زدہ رہ نہ جائیگا ؟ +

سادساً - خبر و پیغام پہنچانے کے بندوبست میں تبدیلی ۔ قدیم وقتوں میں دور دراز سفر کرنا بڑا مشکل تھا۔ اس لئے ایک ملک سے دوسرے ملک میں۔ بلکہ اپنے ہی ملک میں شاذ و نادر کوئی سیر کرتا تھا ۔ اور اگر کسی کو کوئی خبر و پیغام پہنچانا ہوتا تھا۔ تو بذریعہ آدمی کے جو پیدل یا گھوڑے پر جاتا تھا۔ ہوتا تھا۔ لیکن اب جس گاؤں۔ یا شہر سے جس ملک کے حصے میں چاہو صرف آدھ آنہ میں خبر پہنچا دو اور دیگر ممالک میں بھی ایک تھوڑے سے محصول سے خبر پہنچا دو ۔ اور اگر نہایت ضروری خبر بھیجنی ہو تو بذریعہ تار کے چند منٹوں میں یہہ کام ہو سکتا ہے۔ سلسلہ تار کے ذریعہ سے غیر ملکوں کی خبریں۔ روز اس ملک کو آ جایا کرتی ہیں۔ گھر بیٹھے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلانے ملک میں یہہ حال ہو رہا ہے ۔ بھلا یہہ آرام اور سہولیت جو آج اس ملک کو حاصل ہے۔ پیشتر کبھی خیال و خواب میں بھی نہ آیا تھا ؟ جو کام ہونے کی طور سے پہلے وقتوں میں ناممکن سا اور دشوار تھا۔ اب کیسی آسانی سے ہوتا ہے ۔ جو ہزارہا روپیوں میں نہ ہو سکتا تھا اب ٹکوں میں کر لو۔ اور بہت عمدہ۔ اور جلدی بھی ۔ کیا یہہ بڑی تبدیلی نہیں ؟ +

باقی آئندہ

راقم پادری جمیل سنگھ از مقام کھنہ ضلع لودیانہ

آگرہ ۔ انڈین کرسٹین ایسوسی ایشن

جو ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی ایسوسی ایشن کی ایک شاخ ہے اُس کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۵ فروری سنہ ۹۳ء ۴ بجے منعقد ہوا ۔ اولاً ممبران جلسہ کا فوٹو لیا گیا ۔ ساڑھے ۴ بجے ریورنڈ جے پی ہیتھر تھویٹ ایم اے پرنسپل سینٹ جانس کالج آگرہ کرسی نشین ہوئے ۔ ریورنڈ ڈبلیو مکلین صاحب (سی ایم ایس) کے دعا کرنے کے بعد کارروائی شروع ہوئی ۔ مسٹر ممتاز مسیح سکرٹری انجمن نے رپورٹ اور [illegible] سُنائے ۔ بعد اس کے مسٹر ایچ ڈیوڈ بی اے منصف آگرہ نے اپنے ایڈریس میں تعریف اور فوائد انجمن مذکورہ بیان کئے ۔ اور مشنری صاحبان کی ہمدردی کا شکریہ ادا کر کے فرمایا کہ دیسی مسیحیوں کی موجودہ حالت اظہر من الشمس ہے ۔ محتاج بیان نہیں ۔ اور تاوقتیکہ اُن میں اتفاق و محبت ۔ اور ترقی علم و ہنر نہ ہوگی ۔ وہ ترقی نہ کر سکینگے +

ریورنڈ جے ڈیوڈ (الہ آباد) نے علاوہ دیگر فوائد انجمن کے یہہ امر بہ طلب پیش کیا ۔ کہ ہماری نوجوان مسیحی لڑکیاں جو میڈیکل سکول میں تعلیم پاتی ہیں ۔ پاس ہو جانے ۔ اور چند روزہ سروس کے بعد بجائے خوشی کے اُن کی تندرستی جاتی رہنے سے ماتم اور افسوس کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے اگر [illegible] جنرل کمیٹی غور فرما کر کوئی معقول تجویز نکالے خصوصاً جس میں اُنکے وظائف اُن کی صحت [illegible] کا بندوبست کر کے قایم کریں ۔ تو خالی از فایدہ نہ ہوگی ۔ دویم یہہ کہ ڈپلوما حاصل کرنے کے بعد یہہ ناکتخدا مسیحی لڑکیاں جو غیر اقوام میں علاج معالجہ کرنے کے لئے چھوڑ دی جاتی ہیں ۔ جہاں اُن کے آزمایش میں پڑ جانے کا خطرہ ہے ۔ اس لئے [illegible] اُن کے [illegible] کے لئے کوئی معقول انتظام سوچیں ۔ بعد اس کے مسٹر کلیوفس (اکونٹنٹ آگرہ) اور مسٹر ٹامسن ہیڈ ماسٹر سینٹ جانس سکول آگرہ نے مسیحی یگانگت اور باہمی محبت پر ۔ اور سرگرمی ارکان دین پر مختصر ایڈریس دیئے ۔ ۶ بجے چیئرمین صاحب نے دیسی مسیحیوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا بڑے جوش کے ساتھ اظہار کیا ۔ اور فرمایا ۔ کہ میں انگلینڈ جا کر ایک میڈیکل بورڈ جو خاصکر مسیحیوں کے لئے ہوگا قایم کرونگا ۔ اور علاوہ ازیں بہت سی اُمیدیں مسیحیوں کو دلائیں +

سات بجے کچھ اکل و شرب ہوا جس میں مختلف مشنوں کے مسیحی شریک تھے ۔ بعد ازاں مسٹر پراٹ (سینٹ جانس سکول) نے معہ دیگر سٹوڈنٹ ہمراہیان نقل سامری بخوبی ادا کر کے نتیجہ ہمسایگی کو ثابت کر دکھایا ۔ قریب آٹھ بجے پادری محبوب خاں صاحب (میتھوڈسٹ مشن) کے دعا کرنے کے بعد جلسہ ختم ہوا +

فی الواقع یہہ انجمن جو عرصہ دو سال سے قایم ہے اپنا عروج دکھاتی جاتی ہے ۔ چنانچہ جلسہ سالانہ مغربی و شمالی و اودھ سے جو الہ آباد میں قایم ہوتا ہے ۔ ہر گریجویٹ کرسچن لڑکے اور لڑکیوں کو ۔ جو ۔ بی ۔ اے و ایم ۔ اے کے امتحان میں اپنے ہم درسوں میں اول رہتے ہیں ۔ ایک ایک سونے کا میڈل عطا ہوتا ہے ۔ اور ہر طرح سے کوشش کی جاتی ہے کہ علاوہ غریب طلبا کے اسکالرشپ کے صنعتی کلاس کھولا جائے ۔ تاکہ مسیحی افلاس دُور ہو ۔ اور نوجوان مسیحیوں کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ لوگ کسی نوع سے گوئے سبقت بمقابلہ غیر اقوام کے جا کر اعلیٰ عہدے و منصب حاصل کریں ۔ ہماری گورنمنٹ ہند ضرور اس قوم کی طرف نظر توجہ فرمائیگی کیونکہ یہی قوم اپنی گورنمنٹ کی جان نثار ثابت ہوگی ۔ اور جیسا کہ فتوحات اسلام کے بعد ہندوستانی مسلمان عرب ۔ ایرانی وغیرہ کے ساتھ [illegible] ہو گئے تھے ۔ اسیطرح کچھ روز کے بعد یہہ قوم انگلش نیشن کا ایک عضو سمجھی جائیگی +

اب رہا یہہ امر کہ اس ایسوسی ایشن کو ترقی کیونکر ہو سکتی ہے؟ ۔ کیونکہ مختلف مشنوں کے خیالات مختلف ہیں تاہم اگر کل مشنیں ترقی دنیاوی میں یکدل ہو کر کوشش کریں تو کیا مضائقہ ہے اپنے اپنے اصول کی ہر کلیسیا پابند ہے ۔ مگر ہر ضلع میں ایسے ایسوسی ایشن قایم ہو جائیں تو اُمید ہے کہ جلد کامیابی کی صورت نکل آوے ۔ اور یہہ قوم جو آجکل حقارت آمیز نگاہ سے دیکھی جاتی ہے وقعت و عزت پا کر انگشت نما ہو جائے +

راقم

ایک ممبر از آگرہ

مہربان اڈیٹر صاحب ۔

یہہ خط میرے [illegible] مجھے ملا ہے ۔ اس کو درج نور افشاں کر کے بندہ کو ممنون فرمائیں ۔ یہہ صاحب امرتسر کے باشندے ہیں ۔ کئی سال سے متلاشی حق تھے ۔ چونکہ ایک خاندانی [illegible] گھرانے کے تھے ۔ اُن کی راہ میں [illegible] بہت سی [illegible] مگر اب از حد شکر کی جا ہے ۔ کہ خداوند نے [illegible] میں شامل کر لیا ہے ۔ اور ولایت میں ڈاکٹری کی تعلیم پاتے ہیں ۔ سب مسیحیوں کی خدمت میں التجا ہے کہ اُن کے لئے دعا کرتے رہیں ۔ کہ خداوند اُن کو اپنی خاص خدمت کے لئے چن لے ۔ اور اُنکی تعلیم میں برکت دے + زیادہ آداب +

بندہ مسیح خداوند میں ۔ لکھمن سنگھ سوڈھی طالب العلم مشن کالج لاہور

اصل خط یہہ ہے

چونکہ لوگ میرے عیسائی ہونے کی بابت شک کرتے ہیں ۔ یہہ چند الفاظ فقط اُن کے رفع شک کے لئے لکھتا ہوں

کہ میں محکم عیسائی ہوں - شک کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے ÷ امید ہے کہ یہہ چند الفاظ بعضوں کے لئے مفید ہونگے - خاصکر اُن کے لئے جو پس وپیش کی حالت میں ہیں - امید ہے کہ کسی ہفتہ اسپر ایک لمبا مضمون لکھونگا ÷

راقم

جی - پیٹر ایل

واقعات اور آرائیں

خطابوں کا خبط

ہمعصر اخبار عام نے عنوان بالا سے ایک نہایت دلچسپ اور صحیح بیان لکھا ہے کہ :-

ہندوستان اور انگلستان میں کس قدر فرق ہے ! یہاں مختلف چھوٹے بڑے خطاب حاصل کرنے کے لئے لوگ جھٹ پٹاتے ہیں - انگریزوں کو دعوتیں دیتے ہیں - جوبلی کے جلسے مناتے ہیں - یادگاریں قایم کرتے ہیں - انگریزی دعوتوں کے لئے چندے دیتے ہیں - انگریزی فنڈوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں - ڈالیاں بہم پہنچاکے حکام کو سواریاں دیتے ہیں - اُن کو شکار کھلاتے ہیں - اُن کی خوشامد درآمد جھینٹ پوجا نذرانہ پیش کرتے خاکپائے اور "حضور کے زرخرید غلام" بنتے ہیں - خطاب تو دور رہا ممبری اور آنریری عہدہ حاصل کرنے کے لئے دربدر خاک چھانتے ہیں اور ہر روز حضور کے سلام کو حاضر ہوتے ہیں اور غلام اور تابعدار بن آتے ہیں - اور محض بزدلانہ طریق سے خطاب حاصل کرتے ہیں - کونسا ؟ رائے بہادر - خان بہادر ! ! واہ - واہ کیا بہادری ہے - اور کیا بہادری کے ساتھہ خطاب حاصل کیا گیا ہے ؟ ادھر ہندوستان کا تو یہہ حال ہے اور ادھر ٹک ذرا ولایت کی طرف نظر دوڑائیے - وہاں کیا ہے ÷ اگرچہ خطابات کا لینا (خبط) وہاں بھی کئی ایک لوگوں میں پایا جاتا ہے جو اعلیٰ سوسائٹی کی چاٹ حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ ہاتھہ پیر مارتے ہیں - لیکن ایسے بھی لوگ وہاں ہیں کہ جو خطابوں کی نہ فقط بالکل پرواہ ہی نہیں کرتے - بلکہ خود بخود اگر حاصل ہوتا دیکھتے ہیں تو انکار کر دیتے ہیں ÷ ایک عالیجناب مسٹر گلیڈسٹون صاحب موجودہ وزیر اعظم انگلستان ہی کو دیکھئے کہ ساٹھہ برس سے پارلیمنٹ میں شامل ہیں - ملک کی وہ خدمات بجا لا چکے ہیں کہ دُنیا عش عش کرتی ہے - سینکڑوں صاحبزادوں کو اپنے دوران حکومت میں اعلیٰ خطاب عطا کر چکے ہیں اور خود آجتک مسٹر کے مسٹر بنے ہیں - اب اہل ہند جو خطابوں کے پیچھے مرتے ہیں ذرا بتادیں کہ اس سے مسٹر گلیڈسٹون کا کیا گھٹ گیا ہے ؟ بارہا حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے خود اُن کو خطاب عطا کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی - لیکن انہوں نے منظور نہ فرمایا کہ میں عام لوگوں میں سے ہوں - عام لوگوں کا وکیل ہوں - عام رعایا کی خدمت کرنا چاہتا ہوں - پس میں خود عام لوگوں میں رہنا چاہتا ہوں - مجھے ایسے خطاب سے معاف رکھا جاوے کہ جو مجھکو عام رعایا کی گروہ سے نکالکر خاص لوگوں میں لیجا دیتے انگلستان میں ایسی بہت سی مثالیں دستیاب ہوتی ہیں کہ جہاں ملک دوست لوگوں نے خطاب لینے سے انکار کر دیا ہے ÷ ابھی تازہ خبر یہہ آئی ہے کہ وہاں کی رایل اکیڈمی کے مسٹر جی ایف وائیس صاحب کو خطاب بیرونیٹ جو کہ اعلیٰ ترین درجہ کا خطاب ہے عطا کیا گیا - لیکن آپ نے انکار کر دیا ÷ ہمارا اس کہنے سے یہہ مطلب نہیں ہے کہ ولایت یا ہند میں جن لوگوں کو خطاب ملتا ہے یا جو لوگ اسکو حاصل کرتے ہیں وہ سب ہی نالائق یا خوشامدی ہیں - ایسے بھی بہت سے اصحاب ہونگے کہ جنکو خطاب دیا جانا اس خطاب کی عزت ہے - لیکن ہندوستان میں زیادہ تر لوگ ایسے نہیں ہیں ÷ یہاں خطاب یا کسی آنریری عہدہ کا لیبل یا پٹہ کسی نام کے ساتھہ لگا ہو تو ایسے فیصدی نوے آدمیوں کی نسبت تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ بس وہ کسی ملکی خیر خواہی کے کام میں بزدلوں سے بھی بدتر ہیں - انسے مدد لینا یا مشورہ لینا ہی فضول ہے - بلکہ نقصان مند ہے کہ حاکموں کے پاس جاکر وہ جھوٹی جاسوسی کرینگے - اور اگر کوئی سرکاری عہدہ داران کی خوشامد کا کام ہے تو یہہ خطاب دار یا آنریری عہدہ دار لوگ لمبے لمبے چغے پہنے اور داڑھی موچھوں کو تاؤ دیئے برابر پلیٹن کی پلیٹن حاضر ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی ایسا کام ہو کہ جس میں کسی عہدہ دار کی رائے کی رعایا کے فائدہ کے لئے مخالفت کرنی ہو تو بڑے بڑے تہروں میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خطاب دار آدمی نڈر دہے جو اس کام میں حصہ لیکر اپنی بہادری دکھاوے واہ رے ہمارے بہادرو - اور آنریری مجسٹریٹو اور آنریری کمشنرو اور درباری رئیسو ! خدا کرے کہ تم سچے بہادر بنو - اور خطابی بہادری کو بھی کچھہ بہادری کے ساتھہ حاصل کرو - بہتر ہے کہ خالی پٹہ یا بلا بہادری کا ہمارے پاس نہو جو خوشامد سے حاصل کیا گیا ہے - لیکن رعایا اور سرکار کی خدمت کرنے میں تم سچے بہادر ہو ÷ تب رعایا اور سرکار دونوں تمہاری قدر کرینگے ورنہ اس صورت میں رعایا بھی جانتی ہے کہ تم کیا ہو (گویا ملکی خدمات کے لئے مُردوں سے بدتر ہو) اور سرکاری حکام بھی جانتے ہیں کہ تم کیا ہو یعنے اُن کی تال پر ناچنے والے خانگی اچھے طائفے ہو جنکو کچھہ اجرت نہیں دینی پڑتی اور جب اُن کو ضرورت ہو ان سجی سجائی مورتوں کو بُلاکر انکا ناچ جسکو چاہتے ہیں دکھا سکتے ہیں ! ! ÷

نتیجہ ممانعت

برما میں گانجا لانے کی بالکل اجازت نہیں جس کا نتیجہ یہہ ہو رہا ہے کہ مدراس سے جو جہاز اِس ملک کو جاتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور ایسے مسافر ہوتے ہیں۔ کہ جن کے پاس اس کی تھوڑی بہت مقدار مخفی ہوتی ہے۔ عموماً لوگ اسکو ٹین کے ٹبنوں میں ڈال لیتے ہیں جن میں قریباً ۲ سو تولہ پڑ جاتے ہیں۔ جنکی قیمت مدراس میں صرف ۲۰ روپیہ ہوتی ہے۔ رنگون میں اس کی قیمت ۲ر فی تولہ ہے۔ گو اسکی فروخت ناجائز ہے تاہم وہاں کثرت سے بِک رہا ہے +

بندش افیون

برما کے لوگوں کو اسوقت تک افیون خریدنے کی ممانعت ہے جبتک وہ اِس امر کا ٹکٹ پیش نکریں کہ اِنکا نام افیون خواروں کے رجسٹر میں درج ہے۔ نام رجسٹر کرنیکے واسطے کوئی فیس نہیں لیجاتی اور ٹکٹ لوکل گورنمنٹ سے ملجاتے ہیں۔ تاہم بہت لوگ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے معترض ہیں۔ رنگون میں چینیوں۔ مدراسیوں۔ اور بالائی برما کے دیسیوں کی [illegible] آبادی ہے۔ اور اُن کے واسطے ایسے ٹکٹوں کا حاصل کرنا لازمی نہیں وہ برما کے کثیر التعداد لوگوں کو اپنے نام رجسٹر کرنے سے باز رکھتے ہیں۔ اور اُن کو افیون خفیہ خرید کر دیا کرتے ہیں۔ لوگوں کے نام رجسٹر کرانے سے گریز کرنے کی یہہ وجہہ ہے کہ وہ کسی نئے ٹیکس کے عائد کئے جانے سے ڈرتے ہیں۔ شاید اِنکا یہہ خیال صحیح ہو مگر اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ ٹیکس افیون خواروں کی ذات پر نہیں لگایا جائے گا +

ایک مفقود الخبر مسافر

دلی کا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ڈاک بنگلہ سے ایک یورپین مسافر دفعتاً غائب ہو گیا ہے۔ یہہ شخص دس روز سے وہاں مقیم تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں فوج کا پنشن یافتہ سپاہی ہوں۔ ایک دن ڈاک بنگلہ کی گاڑی میں سوار ہو کر یہہ کہہ گیا کہ میں اپنی پنشن لینے جاتا ہوں۔ کوچمین کا بیان ہے کہ ریلوے سٹیشن کے پاس گاڑی سے اُتر گیا تھا۔ اور کہنے لگا کہ میں پیدل واپس چلا آؤں گا۔ تب سے واپس نہیں آیا اور نہ تین روز سے اُسکا کہیں پتہ ملا ہے۔ ڈاک بنگلہ میں لکڑی کا ایک مقفل صندوق چھوڑ گیا ہے۔ جو ابتک کھولا نہیں گیا +

پھانسی

ضلع جہلم کا ایک قزاق ابراہیم نام جسکی نسبت ایک مسافر کو ہلاک کر کے اُس کے اونٹ پر سوار ہونیکا الزام عائد کیا گیا تھا اور وہ اسکی پاداش میں پھانسی کی سزا کا مورد ہوا ۸ تاریخ کو سنٹرل جیل جہلم میں پھانسی دیا گیا +

ایک بڑا بھاری ہیرا

جنوبی افریقہ سے ایک بڑا بھاری ہیرا بینک آف انگلینڈ میں لایا گیا۔ اِس کے مقابلہ میں کوہ نور بھی بے حقیقت ہے اس سے بڑا ہیرا دنیا میں نادر ہے۔ اسکا نام اکسلسر ہے۔ یہہ نہایت صاف شفاف بے رنگ اور بیجرم ہے۔ اِس کی قیمت بڑے بڑے جوہریوں نے ایک ملین پونڈ یعنے قریب ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے ڈالی ہے جب یہہ کان سے برآمد ہوا تو نہایت سخت احتیاط سے ساحل پر پہنچایا گیا۔ اسکو صندوق میں بند کر کے مہریں لگائیں اور گاڑی میں رکھا اور ۱۲۰ مین لنسیرز کا ایک سکواڈرن اُسکو بکمال حفاظت کیپ ٹون میں لایا۔ وہاں سے جنگی آگبوٹ میں رکھکر لنڈن لائے۔ یہہ تین انچ بلند ہے اور قریب تین انچ چوڑا ہے۔ ۹۷۱ قیراط وزن ہے یعنے قریب سات اونس وزن برا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہے او آسمانی رنگ کی جھلک دیتا ہے۔ منہ

سہارنپور کی افسوسناک خبر

مہر نیمروز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ:- ڈپٹی احمد علی خان جو سہارنپور میں اول درجہ کے ڈپٹی کلکٹر نہایت منصف مزاج اور ہر دلعزیز شخص تھے جنکی عمر تخمیناً ۶۰ برس کی ہوگی ۲۶ جنوری کو اجلاس کر کے آئے اور حسب معمول رات کا کھانا کھا کر سو رہے ۲۷ کی صبح کو جب ملازم جگانے گیا تو قالب بیجان پایا البتہ بستر اور لحاف پہ قے پڑی ہوئی تھی ملازم یہہ کیفیت دیکھ کر گھبرا گئے۔ پولیس میں خبر ہوئی مجسٹریٹ کو اطلاع دی گئی مجسٹریٹ نے حالت مشتبہ سمجھکر ڈاکٹری شگاف کا حکم دیا چند دیگر حکام اور روساء شہر نے اطمینان دلایا اور سفارش کی کہ ہم سب لوگ اتفاقی کا یقین ہے کسی امر کا اشتباہ نہیں مگر نتیجہ [illegible] بہرحال شگاف دیا گیا ڈاکٹر نے کہا کہ بیشک قلب کی ایک بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کیا ۲۷ تاریخ کو اسی کشاکش میں تجہیز و تکفین نہو سکی اور ۲۸ تاریخ کو بھی بباعث انتظار ورثا کے جنازہ نہ اوٹھ سکا آخر ۲۹ جنوری کو دفن کئے گئے۔

نور افشاں اُن لوگوں کو جو خواب غفلت میں رہکر موت سے بے فکر گناہ میں زندگی بسر کرتے اور کہتے ہیں کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لیں گے اس خبر سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا چاہئے +

چین کی عجیب رسمیں

بعض ملکوں میں خاص رسمیں ہوتی ہیں جو اُنہی کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں اور جنکو دوسرے ملکوں کے لوگ بہت سی حیرت اور استعجاب سے دیکھتے ہیں چین میں بعض رسم و رواج بہت عجیب و غریب ہیں جنکو نہ صرف ہندوستان کے لوگ بلکہ دنیا بھر کے لوگ نرالا خیال کریں گے یہہ ایک تازہ واقعہ ہے کہ وہاں کے کالج شاہی کے طبیب لوگ شہنشاہ کی ایک بیماری کی درست تشخیص نکر سکے

اِس لئے ایک برس کے لئے ان سب کی تنخواہیں ضبط کی گئیں ۔ وہاں کی بعض رسمیں ایسی ہی ٹھیک ہیں۔ یہاں ایک عدالت میں مقدمہ ہار دوسری میں جیتو گے پھر اپیل کیا اور ہار گئے اور پھر اپیل کیا اور جیت گئے عدالتیں جو جی میں آیا اناپ شناپ فیصلہ دیتی گئیں۔ پیروی کنندہ اگر سر میں طاقت اور کمر میں روپیہ رکھتا ہی تو نیچی سے اونچی اور پھر اُس سے اونچی عدالتوں میں قسمت آزمائی کیا کرے۔ چین میں ایسا نہیں ہی وہاں اگر چھوٹی عدالتوں کے فیصلہ کا اپیل منظور کیا جائے تو مجسٹریٹ کو پوچھتے ہیں کہ یہہ غلطی کیوں کی پوچھنے اور جواب لینے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ سخت جرمانے ہوتے ہیں اور دوسری قسم کی بعزتی و بربادی بھی حسب مقدار جرائم کیجاتی ہی۔ ایک قانون وہاں پر یہہ ہی کہ جو شخص دیوالہ نکالے وہ قتل کیا جائے یہہ رسم بھی موجودہ طریق سے بہت متناقض ہی +

یہہ تعجب ہی کہ وہاں جو ہے بلے کتے گدھے سب کچھ کھا لیتے ہیں۔ باینہمہ کاریگر۔ دستکار بڑے بڑے بلا کے ہیں +

بے مانگے اخبار

بقول پولیس نیوز بعض اخباروں کا یہہ دستور سخت معیوب ہی کہ رؤسا یا معزز سرکاری ملازموں کا پتہ نشان کسی ڈائرکٹری (نام اور پتہ کی کتاب) یا سول لسٹ یا معصر اخباروں کی رسید زر میں دیکھ کر اُنکے نام اپنا اخبار جاری کردیتے ہیں اور اپنے قواعد میں باریک قلم سے کسی موقعہ پر لکھ دیتے ہیں کہ یہہ پرچہ بعض معزز اصحاب کی خدمت میں بلا طلب بھی بھیجا جائیگا جنکو خریداری منظور نہو پہلا پرچہ ملنے پر بذریعہ ایک کارڈ کے اطلاع دیں ورنہ اُنکا نام درج رجسٹر خریداران کرلیا جائیگا اور اُن کو قیمت دینی پڑیگی حال میں اکثر پولیس افسروں کی شکایتیں ہمارے پاس آئیں کہ بعض اخبار بلا طلب اُن کے پاس پہنچتے ہیں اور اُن سے قیمت کا تقاضا کیا جاتا ہی۔ اُن پر فرض نہیں ہی کہ اُن اخباروں کے قواعد کو دیکھیں اور اُن کی تعمیل کریں یا نہ لینے کی اطلاع دیں اور اِس طرح اپنا وقت فضول صرف کریں۔ دوسرے یہہ بھی ممکن ہی کہ وہ اپنے مقام پر نہوں اور اخبار اُنکی عدم موجودگی میں پہنچے۔ اُن کے آدمی یہہ سمجھکر کہ وہ اس اخبار کے خریدار ہیں اُس کو لے لیں اور کھولکر پڑھ لیں۔ اس کے وہ کیونکر ذمہ وار ہوسکتے ہیں؟ ان اخباروں کے نام بھی ہم پر ظاہر کئے گئے ہیں لیکن مصلحتاً ہم کچھ عرصہ کے لئے اُن کو شایع کرنا نہیں چاہتے +

حقیقت میں یہہ ایک بہت ہی ذلیل بات ہی کہ ہم بلا درخواست کسی کے اپنے پاس اپنا اخبار بھیجنا شروع کردیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد قیمت وصول کرنے کے لئے اُس کے سر ہوجائیں۔ ایسی ہی ترکیب سے اخباروں کی تحقیر اور بے وقعتی ہوتی ہی اور ایسے ہی اخباروں کے مالک ہمیشہ روتے رہتے ہیں کہ اُن کے خریدار قیمت نہیں دیتے انکو برا بھلا کہنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کیجاتی۔ انجام یہہ ہوتا ہی کہ اخبار بند ہوجاتا ہی اور مالک اپنے آپ کو خسارہ میں پاتا ہی۔ لیکن ہماری دانست میں یہہ ایک واجبی سزا ہی جو اُس کو قدرتی طور سے ملجاتی ہی +

جب تمہارا اخبار ہی اِس قابل نہیں کہ کوئی اُسکو اپنے فائدہ کی چیز سمجھکر خریدنا چاہے تو تم کیوں اپنے پرچہ کو اُس کے سر منڈھنے کی کوشش کرتے ہو۔ بجائے اُس فضول اور معترضین طریقہ کے بہتر ہو کہ اپنے اخبار کو کارآمد اور عام طور پر دلچسپ بنانے میں سعی کرو خریدار خود پیدا ہوجائیں گے ہاں اِس میں کچھ مضایقہ نہیں کہ اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے کچھ پرچے مفت تقسیم کردیئے جائیں۔ جو کوئی پسند کرے گا خریدے گا۔ لیکن جبتک کوئی شخص باقاعدہ درخواست نکرے اوس کا نام رجسٹر خریداران میں درج کرنا اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

امریکہ میں ایک جدید ڈکشنری سٹنڈرڈ نامی تیار ہوئی ہی۔ اِس کے چیف اڈیٹر ڈاکٹر فنک ہیں جن کے ماتحت ۲۰۰ اڈیٹر کام کرتے ہیں۔ ان میں پروفیسر سکیمولر اور دیگر نامی اصحاب شامل ہیں +

نارتھ امریکن ریویو میں مسٹر گلیڈسٹون نے ایک مضمون لکھا جس کی اُجرت میں اُن کو اٹھارہ سو روپیہ دیا گیا۔ یہہ مضمون صاحب اخبار کے درخواست کرنے پر لکھا گیا تھا +

ایک جرمن نے ایسا گولہ ایجاد کیا ہے کہ رات کے وقت جس کے چھوڑنے سے دشمن کی تمام فوج میں اسقدر کھانسی اور چھینکیں شروع ہوجائینگی کہ وہ بالکل لڑائی کرنے کے قابل نہ رہے گی +

آسٹریلیا میں لوگ چوہوں کی کثرت سے اسقدر تنگ آگئے ہیں کہ اُن کی بربادی کے لئے ممالک غیر سے خرید کر بلیاں لانے لگے۔ چنانچہ ملبورن کے ایک اخبار نے ایک ہزار بلیوں کی ضرورت کا اشتہار دیا ہی +

آسٹریلیا کے پروفیسر لزنے اُڑنے کی کل ایجاد کرلی ہی۔ گورنمنٹ اِس کا امتحان کررہی ہی ۹۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سفر طے ہوگا۔ ابھی تمام کارروائی خفیہ رکھی گئی ہی +

انگریزی اور فرانسیسی فوجوں مقیم افریکہ میں پھر ایک اتفاقیہ جنگ ہوگئی۔ پچاس آدمی انگریزی فوج میں سے مارے گئے اور تین فرانسیسی فوج میں سے +

مصری وزارت میں پھر چل مچنے والی ہے۔ خدیو صاحب ناراض ہیں۔ وجہ ناراضی کی یہہ ہے کہ وزراء نے اِس موقع پر اُن کو انگریزوں کے خلاف امداد نہ دی نتیجہ دیکھئے کیا ہو +

بمبئی سے چار ہزار کی چاندی بذریعہ پارسل ملتان کو روانہ ہوئی تھی۔ جو فیروزپور اور رائے ونڈ سٹیشنوں کے درمیان گم ہو گئی۔ تحقیقات جاری ہے۔ +

احمد آباد میں ایک بے رحم باپ نے اپنی دو سالہ لڑکی کو آگ میں جلا کر مارا تھا۔ اُس کو سشن جج نے سزائے موت دی تھی۔ اور یہی سزا ہائیکورٹ بمبئی میں بحال رہی +

موضع سوپا ضلع پونا میں ایک عجیب درخت ہے جس کی جڑ کی چھال کو پانی میں جوش دیکر پینے سے دست جاری۔ اور اوپر کی شاخوں کی چھال کو اُبال کر پینے سے بند ہو جاتے ہیں +

جام نگر کی ریاست نے اپنی قلمرو میں حکم جاری کیا ہے کہ اخراجات ش [illegible] کمی کی جاوے اور ان قواعد پر عمل کیا جائے جو مجلس کار باریان کاٹھیاواڑ نے بابت راجپوتوں میں شادی کے اخراجات کے لئے بصدارت پولیٹکل ایجنٹ منظور کئے ہیں +

آگرہ کے متصل مقام جگنیر میں ایک دہقان نے توپخانہ کا ایک گولہ پڑا پا کر پتھر سے توڑنا چاہا۔ گولہ پھٹ گیا۔ وہ دہقان اور دو آدمی فوراً اُس کے صدمہ سے مر گئے۔ اور تین سخت مجروح ہو گئے +

کلکتہ میں ایک یوریشین نے خانگی تنازعہ پر اپنی بیوی کو پستول سے ہلاک کیا۔ اور بعد ازاں خودکشی کا ارادہ کیا لیکن ناکام رہا +

دانا پور کے مسلمانوں نے ایک عام جلسہ اِس غرض سے کیا کہ ایک سرکولر جو گورنمنٹ بنگال نے گاؤکشی کی نسبت جاری کیا ہے مسلمانوں کے حق میں درست نہیں اِس لئے ایک میموریل بھیجنا چاہیے +

رنگون میں حضور قیصر ہند کا ایک عالیشان بُت رکھا جائیگا۔ جس کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ ایک گمنام صاحب نے اِس کام کے لئے اٹھارہ ہزار روپیہ دیا ہے +

خبر ہے کہ ناسک میں ہندو مسلمانوں میں با خونخوار فساد ہوا۔ جامع مسجد جلا دی گئی۔ اور کئی مندر مسمار کر دیئے گئے۔ اِس فساد کی وجہہ سے بمبئی میں جوش خلاف امن پھر پھیلا ہے۔ زائد سپاہ بیرونجات سے منگوائی گئی ہے +

ریاست بھوپال کے موجودہ انتظام کے برخلاف جو پمفلٹ شائع ہوا تھا وزیر اعظم کی تحقیقات سے الزامات غلط ثابت ہوئے۔ بیگم صاحبہ نے وزیر اعظم کے حسن انتظام کی تعریف کی +

ریوان کے مہاراجہ صاحب کو سر کراسٹویٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام فرما کر اختیارات محکمہ خاص اور مجسٹریٹی عطا فرمائی اور سرداروں کو خلعت عنایت ہوئے +

سعد اللہ خاں کو جنرل اعظم الدین خاں کے قتل کی پاداش میں مراد آباد میں پھانسی دی گئی۔ سعد اللہ خان نے آخر وقت تک بیان کیا کہ وہ محض بے قصور ہیں +

بقول ہندوستانی سعد اللہ خاں کا بیٹا جس کی شادی کے موقع پر جنرل اعظم الدین خان قتل ہوئے تھے۔ اپنے باپ کی پھانسی کی کیفیت دیکھکر پاگل ہو گیا ہے۔ مہر نیمروز کے نزدیک یہہ امر تصدیق طلب ہے +

جزیرہ انڈمان میں ایک عمر قیدی نے چیف کمشنر ہاسفورڈ صاحب پر چھری سے قاتلانہ حملہ کیا سر پر اور شانوں پر کئی زخم لگائے اور انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ قاتل پکڑا گیا +

لاہور میں بخشی جیشی رام صاحب وکیل چیف کورٹ کا چھوٹا بھائی زہر کھا کر مر گیا۔ اور ایک خط اِس مضمون کا لکھ گیا کہ چونکہ میں زیادہ زندہ رہکر اپنی روح کو زیادہ گناہوں کا شکار بنانا نہیں چاہتا اِس لئے خودکشی کرتا ہوں +

گجرات پنجاب۔ فضل الدین سابق سارجنٹ پولیس نے خودکشی کر کے اپنی جان کو ضائع کیا۔ کیونکہ اُسکی عورت نے محکمہ منصفی سے حق مہر کی ڈگری کرائی تھی اسلئے اُس سے ناراض تھا +

گڈاری تحصیل جہلم میں ایک شخص نے بطمع زیور ایک زمیندار کے لڑکے کو جنگل میں لے جا کر قتل کر ڈالا + وارث بھی تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے اور قاتل کو موقع پر پکڑ لیا +

گجرات پنجاب۔ ایک عورت اپنے وارثوں سے ناراض ہو کر کنوئیں میں گر پڑی مگر زندہ نکالی گئی۔ پولیس نے چالان عدالت کیا۔ جہاں سے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزایاب ہوئی +

کہتے ہیں کہ ہندوستان میں کوئی نیا ٹیکس لگانا عنقریب لازم آویگا۔ جس کی خاص وجہہ انگریزوں کو ہنڈیاون کا معاوضہ دینا ہے۔ اِس میں ایک کروڑ روپیہ سے زائد خرچ ہوگا +

میرٹھ کی خبر ہے کہ ۴ فبروری کی شب کو لال کرتی میں محبوب خاں سب انسپکٹر و عمر بیگ ہیڈ کنسٹبل نے گشت میں چوروں کو گھیرا لیکن وہ دونوں کو مضروب کر کے صاف نکل گئے +

بقیہ روئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۲۸ کونو شاہ دفعہ ۱۹۶ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء لکڑ بازار -

تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۶ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میونسپل تحصیلدار صاحب کو اختیار دیا جاوے کہ مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کیا جاوے +

نمبر ۲۸ کاہنا میر محلہ دھہنڈ و خاکروب حضوری سڑک دفعہ ۱۸۶ +

تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۶ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میونسپل تحصیلدار صاحب کو اختیار دیا جاوے کہ مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کیا جاوے +

نمبر ۲۹ - روبکار صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۱۶ مئی سنہ ۱۸۹۳ء مشعر دریافت اسکے کہ [illegible] ماہوار امداد بورڈنگ ہوس عیسائیاں کس لئے نہیں دیا جاتا +

اول رائے سب کمیٹی تعلیم سے لی جاوے +

نمبر ۳۰ - استعفا عبد اللہ خان مدرس +

تجویز ہوئی کہ استعفا منظور کیا جاوے واسطے تجویز جگہہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے رپورٹ طلب ہو

نمبر ۳۱ - کاغذات پیش ہو جانے ماسٹر شیو جی رام تحریر صاحب انسپکٹر حلقہ جالندھر مشعر اسکے کہ چونکہ صاحب ڈائرکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں در بارہ تقرر نے جگہہ لالہ شوجی رام کے رپورٹ گئی ہوئی ہے جو انتظام کمیٹی نے کیا ہے وہ عارضی سمجھا جاوے +

تجویز ہوئی کہ انتظام حال عارضی سمجھا جاوے اطلاع ہوئی +

* * *

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ ای۔ پریذیڈنٹ بابو لائے بردہ صاحب وائس پریذیڈنٹ - ڈاکٹر حقین شاہ خان صاحب بہادر - ماسٹر مولراج صاحب مسٹر ایم وائلی صاحب پیرجی غلام محی الدین شاہ صاحب - لالہ منسا رام صاحب تاجر پارچہ لالہ شادی رام صاحب - سید غلام محمد صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب - لالہ جگل کشور صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس +

(واقعہ ۳۰ جون سنہ ۱۸۹۳ء)

نمبر ۱ - رپورٹ صاحب وائس پریذیڈنٹ بشکایت پنڈت گنگا رام و نور محمد +

نور محمد و پنڈت گنگا رام دونو حاضر تھے ان دونوں کو فہمایش کی گئی کہ اس رپورٹ کی نسبت تحریری کیفیت پیش کرو - چونکہ یہہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے اندر فہرست تیار کرکے کتابوں کا مقابلہ کرا دیں گے - اس لئے حکم ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر وائس پریذیڈنٹ صاحب کو فہرست بنا کر مقابلہ کرا دیں گے ورنہ مناسب کارروائی ہوگی +

نمبر ۲ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۸۹۳ء بحوالہ چٹھی دفتر میونسپل نمبر ۹۲ - مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۸۹۳ء بمراد دریافت اس امر کے کہ آیا کمیٹی کے نزدیک وہ مال جس کی واپسی کا مطالبہ نانک چند ٹھیکہ دار کرتا ہے کار سرکار میں خرچ ہوا ہے یا نہیں کیفیت تحصیلدار چونگی کہ اگر تعمیرات سرکاری میں وہ مال صرف ہوا تھا تب نانک چند کا فرض تھا کہ موجب پنجاب گورنمنٹ رزولیوشن نمبر ۳ حرف ای مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۸۸۵ء افسر سرکاری کا مصدقہ سارٹیفکٹ پیش کرتا مع رائے سید غلام محمد صاحب بتائید کیفیت تحصیلدار چونگی و رائے صاحب وائس پریذیڈنٹ کہ یہہ مال نہ تو کمیٹی کی نالیوں اور تحصیل سرکاری کی تعمیر میں خرچ ہوا اگر نانک چند ٹھیکہ دار نے بموجب قاعدہ ۲ - پنجاب گورنمنٹ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۸۸۵ء اجازت افسر سرکاری کی حاصل نہیں کی اس لئے کمیٹی اس واپسی محصول کا مستحق نہیں سمجھتی

حسب رائے صاحب وائس پریذیڈنٹ جواب دیا جاوے اور یہہ بھی لکھا جاوے کہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ آیا یہہ مال کمیٹی کی نالیوں اور سرکاری تحصیل وغیرہ میں خرچ ہوا ہے یا اور جگہہ بھی اس میں سے خرچ ہوا +

نمبر ۳ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل بورڈ سکول لودیانہ مصدقہ سب کمیٹی تعلیم کہ عبد الحق کو جو ترقی دیگئی ہے ہماری رائے میں اسکو ترقی نہیں دینی چاہئے ظہور الحق کو صہ ترقی دیئے جاویں +

رائے سب کمیٹی تعلیم کی منظور کی جاوے بجائے [illegible] ماہوار تنخواہ کے عبد الحق کو [illegible] دئے جاویں صہ روپیہ ظہور الحق کو دئے جاویں بجائے [illegible] کے [illegible] کئے جاویں آسامی کو چھہ ماہ کی مہلت دیجاوے - اگر وہ اس عرصہ میں اپنا کام درست نکرے تجویز مناسب کیلئے کمیٹی میں پیش ہو ہیڈ ماسٹر صاحب کو اطلاع دیجاوے - اسباب وغیرہ دیا گیا +

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم مشعر دئے جانے دو روپیہ وظیفہ الٰہی بخش و دینا ناتھ +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی تعلیم منظور کیجاوے +

نمبر ۵ - روبکار صاحب سول سرجن بہادر لودیانہ بطلب [illegible] قیمت دوائی انگریزی موجب بل آمدہ کلکتہ منجملہ رقم منظور شدہ [illegible]

مبلغ [illegible] دئے جاویں +

نمبر ۶ درخواست ہائے حصول اجازت تعمیر جنکے ساتھ ممبر صاحبان حلقہ جات و صاحب وائس پریذیڈنٹ کا اتفاق ہے +

حسب رائے وائس پریذیڈنٹ صاحب و ممبر صاحبان حلقہ جات اجازت دیجاویں + (باقی آیندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو بائبل خوانوں مسیحی بچوں اور سنڈے سکول کے لئے مفید ہیں

گیت و بھجن

مزامیر و مجامد	اردو	۱ر
ہندوستانی کلیسیا کی گیت کی کتاب	اردو و رومن	۵ر
گیت کی بڑی کتاب	〃	۱۰ر ۱۲ر
گیتاولی	〃	۳ر ۴ر
گیت مالا	اردو	۰ر
سنڈے سکول کی گیت کی کتاب	اردو و رومن	۰ر
غذائے روح	〃	عہ ر ۱۲ر
راحت دل اردو و رومن و پنجابی منشی جیمس مسیح صاحب		۲ر ۳ر

سوال و جواب

بائیبل کے سوال و جواب کی کتاب	اردو	۲ر
دینی سوالات معہ جوابات آیات کلامی	〃	۰ر
دین کی بابت سوال و جواب	〃	ـر
کلیسیا کے سوال و جواب اردو پنجابی		۰ر
سوال و جواب اور گیت	اردو	ـر
سوالات علم الٰہی	〃	۱ر

خاص آیتیں

تسلی بخش آیات اردو ۸ر آیات منتخبہ	اردو	ـر
کلام اللہ	〃 مترجمہ مصنف شیر سنگھ صاحب	۸ر
خاص آیتیں	〃	۰ر
منتخبات بائیبل	〃	۲ر

یہہ کتابیں بائیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں - اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی اردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں - خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے ◆

انارکلی لاہور اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

اشتہار

امریکن یونائیٹڈ پرسبیٹیرین مشن پریس جہلم

یہہ پریس ۵ تاریخ ماہ فروری ۱۹۲۴ء کو جہلم میں جاری ہوگا - جس میں ہر قسم کی عمدہ جلد بندی اور انگریزی و اردو لتھوگراف چھپائی ہوا کرے گی - چونکہ اس پریس کا خاص مدعا و غرض **مسیحی** مذہب کو ترقی اور روشن کریگا ہے - اس لئے ہر ایک مسیحی بھائی کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ براہ مہربانی اس مطبع کی امداد کے لیے جس کسی مسیحی بھائی یا پادری صاحبان کے پاس جس قدر کام ہو عنایت فرماویں ◆

خط و کتابت مینجر کے نام ہونی چاہئے

المشتہر

جے - اے - پیٹرسن

مینیجنگ پروپرائیٹر ◆

اعلان

بیرنگ ہائی سکول کا نیا سال یکم مارچ ۱۹۲۴ء سے شروع ہوگا - پس جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہتے ہیں - فوراً پرنسپل کے پاس درخواست کریں - اور ٹھیک یکم مارچ کو اپنے لڑکے سکول میں حاضر کردیں ◆

بیرنگ ہائی سکول کے ڈیپارٹمنٹ میں دو وظیفے خالی ہیں جو مڈل پاس طلبا کو دیئے جائینگے - درخواست فوراً بھیجنی چاہئے۔

المشتہر - پادری ای - ایف - ای وگرم ایم - اے پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور ◆

لودیانہ

جمنا پرشاد آریہ سکول لودیانہ

بھارت سدھار کے لودیانوی نامہ نگار نے سکول مذکورہ کی ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے لودیانہ آریہ سماج کی مالی کمزوری کے بیان میں لکھا ہے:- "کہ لودیانہ سماج جس کی حالت سدھرنے کی امید کی گئی تھی اور بھی گر گیا - مالی حالت یہاں تک کمزور ہوگئی کہ قرض تک کی نوبت پہنچ گئی - اور مندر فنڈ کا روپیہ سکول کے اخراجات پورے کرنے کو صرف ہونے لگا۔ آٹا فنڈ جو کالج کا نام لیکر جمع کیا جاتا تھا قرض کی ادائیگی میں صرف ہونے لگا جس کی وجہہ سے اس کی آمدنی ۵۰ ماہوار سے گھٹکر ۳۰ یا ۳۵ ماہوار رہ گئی ہے۔ وجہہ اس ابتری کی یہہ ہوئی ہے کہ مینجنگ کمیٹی کے عہدہ داروں نے سکول کو ذاتی فوائد کا آلہ بنالیا ہے - سکول کی آڑ میں حکام کی نظروں میں نیکنام ہونا - اور عوام میں عزت حاصل کرنا خاص غرض خیال کرتے ہیں" ◆

معلوم نہیں کہ نامہ نگار بھارت سدھار کا بیان کہاں تک صداقت پر مبنی ہے - اگر فی الحقیقت لودیانہ آریہ سماج اور آریہ سکول کی ایسی ہی حالت ہے تو قابل افسوس ہے ◆

یہہ ہفتہ بھی ابر و ترشح سے خالی نہیں گذرا شب و روز آسمان بادلوں سے گھرا رہتا ہے - خلقت جس کے باعث حیران و پریشان ہے کیونکہ سردی رو بہ تخفیف نہیں ہونے پاتی۔

بوڑھے دریا پر ایک نیا میلا **بسنت پنچمی** کا قائم ہونا شروع ہوا ہے جس میں سنگھ سبھا نے گرنتھ صاحب کو بڑی دھوم دھام سے نکالا - اور گرنتھی صاحب گھاٹ پر جاکر گرنتھ کا اپدیش کرتے رہے ◆

پادری ای - پی نیوٹن صاحب مینجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا